© rasailojaraid.com

بنات اسلام کا حقیقی زیور

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی اماں جان سے — آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ بتا دیجئے مجھے — اور جو بدزیب ہیں وہ بھی بتا دیجئے مجھے
تاکہ اچھے اور برے میں مجھ کو بھی ہو امتیاز — اور مجھ پر آپ کی برکت سے کھل جائے یہ راز
یوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی مری! — گوشِ دل سے بات سن لو زیوروں کی تم ذری
سیم و زر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا، — پر نہ میری جان ہونا تم کبھی ان پر فدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے — چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات — دین و دنیا کی بھلائی جس سے اے جاں آئے ہاتھ
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام! — چلتے ہیں جس کے ذریعہ سے ہی سب انساں کے کام
بالیاں ہوں کان میں اے جانِ گوش ہوش کی — اور نصیحت لاکھ تیرے جھمکوں میں ہو بھری
اور آویزے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں، — گر کرے ان پر عمل تیرے نصیبے تیز ہوں
کان کے پتے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب — کان میں رکھو نصیحت دیں جو اوراقِ کتاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں، — نیکیاں پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہوں
قوتِ بازو کا حاصل تجھ کو بازو بند ہو — کامیابی سے سدا تو خرم اور خورسند ہو
ہیں جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہیں — ہمتیں بازو کی اے بیٹی تری درکار ہیں
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے — دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
کیا کرو گی اے مری جاں زیورِ خلخال کو — پھینک دینا چاہیئے بیٹی بس اس جنجال کو
سب سے اچھا زیور پاؤں کا زیور، یہ ہے نور بصر — تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہِ نیک پر

سیم و زر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں!
راستی سے پاؤں پھسلے گر نہ میری جاں کہیں

(بہ شکریہ صدیقی ٹرسٹ، کراچی)

© rasailojaraid.com